لایق و مناسب نہین کہ آپکے بحث و خطاب مین اپنی اوقات ضایع کرین۔
اس صورت مین ہم آپکے نہایت ممنون احسان ہونگے اگر آپ ہمکو بحث
سے معاف فرمائینگے۔ اور اگر آپ ایسے ہی مناظرہ کے (جو در حقیقت
مجادلہ ہے) شایق ہین تو آپکے شوق پورا کرنیکے لئے آپکے پرانے
دوست شیخ محی الدین صاحب کافی ہین۔ آپ جو جاہین انکے مقابلہ
مین لکھین وہ اسکا جواب دینے کو مستعد ہین اور ہمنے وعدہ کرلیا ہے
آپکی کتاب قصر المجتہدین کا جواب انہون نے اسوقت تک اسلئے نہین لکھا
کہ ایک اور نوجوان مولوی صاحب بنارس مین اسکا جواب لکھنے کو مستعد
ہین اور سنا گیا ہے کہ اب وہ اسکا جواب لکھہ رہے ہین۔ وہ جواب
آپنے کافی نہ سمجھا یا شیخصاحب موصوف کو حسب دلخواہ معلوم نہوا تو وہ خود
بھی اسکا جواب لکھینگے۔

اور اگر ہمارے دلائل و استنباطات صحیح نہین۔ غلط ہین تو پھر آپکو
لایق نہین کہ ایسے غلط فہمون کے خطاب و جواب سے اپنی قیمتی اوقات
کا خون کرین۔

ہان ایک صورت ہے جس سے ہمارا آپکا مباحثہ جایز و مباح
ہوسکتا ہے وہ یہہ ہے کہ آپ اپنی سابق بدگوئیون بے تہذیبیون
بے انصافیون اور دراز مناظرہ سے مخالفتون کا اعتراف کرکے انسے
تائب ہون۔ اور آیندہ دایرہ تہذیب و انصاف سے قدم باہر
نہ رکھین اور اپنی تحریرات مین جو علمی بات درج کرین وہ کسی اہل
علم معقول و منقول کو دکھالیا کرین۔ اور زاید باتونکے ذکر سے
قلم کو روکین۔ اور جب بحث شروع کرین ترتیب سے کرین پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اوس ایک مسئلہ کا ثبوت دین جسکا ثبوت ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۱۱ جلد ۶ مین بصفحہ ۲۴۲ کلب کر چکے ہین - اسکے فیصلہ ہونیکے بعد دوسرے مسئلہ مین بحث کرین - اسکے بعد تیسرے مسئلہ مین سبھی مسائل کو یکبارگی نہ چھیڑہ مین یہہ صورت آپسے ناممکن اور آپکے حوصلہ و اختیار سے باہر ہو تو ہماری طرف سے سلام ہے - وہوا آخر الکلام

ایڈیٹر مشیر قیصر سے قطع کلام

آپ ۲ اسشتبار ایک ہزار کے جواب الجواب مین اپنے پرچہ نمبر ۲ جلد ۸ طبوعہ ۲۰ مئی ۱۸۹۲ء مین فرماتے ہین کہ وہ الفاظ (جسکو ہنوز ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ نہین ہوا ہے) "حسین گیدڑ یا اون نے کہا" جو ہمنے آپکو اجازت دی ہے کہ ہم بھی انکو الفاظ اہشت دہم - کافر - قابل - شریر - مفسد - ملعون - وغیرہ سے یاد کیا کرین اور آپسین بھی ایسا ہی کیا کرین کیونکہ آپکو معلوم ہے جانچکے ہین کہ اگر آپ ان الفاظ کا کلیان نہین کرتے تو کوئی چیز ہمین ان کے استعمال کی اجازت نہین ہم بالکل مثل پہلے کے بدستور قائم رہینگے اس بات کے چاہنے پر ہمارا کہنا الفاظ کو کلیان کرنا ہے کہنا ہمین بہ حضین انکے استعمال کی نیکی اجازت دینا ہے - چونکہ ہمارا یہہ شیوہ نہین ہے - ہمنے کبھی کسیکو اپنی تحریرات مین ایسی قسم کے الفاظ سوء خاطب نہین کیا انہا ہم مناسب سمجھتے ہین کہ ایسے شخص سے جو گالیون کو فخر سمجھتا ہو اور اپنی آبرو اور مقابلہ بالمثل کی پرواہ نہین کرتا قطع کلام اور وہان تک ہو سکے سلام کرین اور آئندہ کبھی کسی طرح سے انکو مخاطب نہ بنائین - سانتھا ہا الدین مقابلہ بالمثل کی اجازت چاہنا صرف تہدید اتہا اس خیال سے کہ وہ پاس اپنی عزت اور شوخ مقابلہ بالمثل دشنام دہی سے باز آجائے - اس تہدید سے ہمین کچھ اثر نہ پایا تو اسکے قطع کلام لازم و واجب ہوا - اب انکو اختیار ہے جسقدر چاہین جی کھول کر گالیان دیا کرین ہمین یہان استاذ کرہی ہو گا کہ کسی کچھ کہا ہو - ناحق گالیون کے خوف سے ہم سائل حقہ و مضامین مفیدہ قوم و مذہب سے ہرگز دستکش اختیار نہ کرینگے گو ایڈیٹر مشیر قیصر بلا وجہ اور برادر کلو گالیان فراز دین اور انکے بدلے صلواتین سنائین ہم پہلے ہی کہہ چکے ہین اب پھر کہتے ہین کہ ہم اپنی آبرو کو بقدار وذہ ہی کیون نہ ہو قوم اور مذہب کے لئے وقف کر چکے ہین اسلئے ہم بخوف دشنام مذہب اور قوم کی خدمت نہین چھوڑ سکتے - وباللہ التوفیق -

قصیدہ ہذا از نتائج افکار فاضل کامل سمو کو عبدالغنی صاحب ساکن فوربندر من مضافات صوبہ بہار در مدح جناب سیادت مآب حضرت شیخنا و مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مدظلہ العم فیضہ

لله الحمد تا شدم پیدا	فیض روح القدس بمن رسیدا	روح حسان راست فرمودن
تا شدم زیب بخش بزم ثنا	آن ثنائی کہ مستحق بمدیح	وان مدیحی کہ فیض بخش دلہا
فیض بخشی کہ بے نیاز خلق	خلق محتاج او بفیض عطا	حبذا این بفیض ان فیاض
یک کلامش بہ اندہ ہزارہا	وہنش رشک چشمہ حیوان	نفسش غیرت شمال و صبا
کیمیائیست صحبتش کہ عجب	می شود شاہ ملک استغنا	خاک درگاہ او بشاہ جہان
زینت خانہ گشت و زیب سریر	خوبی مسند شریف حسین	از ہمین آل سید بطحا
کاندرین روزگار رشید رشاد	از پی گمرہان امام ہدی	اندرین قحط سال دینداری
خوان دین برکشاد و داد صلا	دولت دین ہند کرد تمنی	از تمنای دولت دنیا
وہ چہ مردی بساحت تذکیر	خلق کیجا بت او تنہا	صد ہزار آفرین برین ہمت
بہ ہمی خواہی عدو ست خدا	خلقتش در خزینہ توحید	جوہر فرد دگوہر یکتا
فطرتش آنچہ موافق انسان ست	حسن اعمال تابع اعضا	باز یابی ہمہ صلاح عمل
پاک دامن ز لوث گبر و زیاد	منیست زین مختصر غنی شکرن	از سر نو دوبارہ تکنہ سرا

مطلع دوم

بارک الله فیض ہادی ما	کز ہدایت پراست انوارہا	لازم این فیض رہنمای را
کز ضلالت نداشت نام و نشان	شمع تحقیق بر فروخت و نہاد	در رہ تنگ و تیرہ رائی را

اس قصیدہ کے بعض مضامین شاعر موصوف سے ہمکو اتفاق نہیں ۔

وہ چہ شمعی کہ پیش آن گردید — مہر با اینہمہ فروغ سہا — مژدہ ای پیر وان راہنمی
کاندر غیب این چہ راہ نما — آمد عیار حق و باطل شد — ذات پاکش بمن فضل خدا
داده شد آن لسان راست بیان — فاتحہ در فشان معنی را — لفظ لفظش قرین صدق و صواب
حرف حرفش برون ز سہو و خطا — چیست کز تحفہ کند عدو — حسن قولش لطیر زحسن وا
بہ براہین و بینہ ثابت — حرف گیران او ہمہ جہلا — بحر زخار قطرہ بشمار
دوران بحساب مطیع فہم و ذکا — گر پی اختیار حق گردید — کیسی انحراف نیست روا
از کسی ظن انتصار مدار — سنجلا فش کہ نیست شاہ و گدا — کیست کاو راست دعوی ارشاد
پیش ان نائب رسول خدا — شیخ و قت آمده بدرس حدیث — کہ از و مستفیض طفل و فتی
ہر کہ محروم ماند از فیضش — سنجد انیست زان کسی آگاہ — ہر کہ نادیده فیض صحبت اوست
خلق گردید در ازل اعمی — گوش شنوا نداده شد و اصم — ہر کہ نشنید قول او بر ضا
ہر کہ پیش آمدش ہمہ جوکے — حق با و می نمایدا سہرا — ہر کہ با حسب حال او آہنگیست
رحم حق را باو ست اندعا — ذکر خیرش مغنی غنیمت دان — تا بود در دہان زبان گویا

شوق کرد شنوفہ چو میدارے — **مطلع سوم** — باز د پچ پ مطلعی فرما
ایکہ آوازہ ات لبذ و علا — از زمین تا لعب المرتبالا — از وجود تو فخر کیان را فخر
قدسیان زالفیض تست ثنا — مرحبا سید ے ند یر حسین — ہر دم از آسمان کنند ندا
قدم تو بہر زمینکہ رسد — میرسد آن زمین بجنب ہا — ہمچو صبح سعادت ابدے
بوجود تو داده اند ضیا — از زمین شد مشمش مخندق — بمقامیکہ گشته پیدا
ملک شاہ جہان آباد است — از تو ای ابر فیض معین عطا — ہر کہ جان در ہوای تو در بخت
بالیقین گشت جنبش اولے — ہر کہ یک گام در خلاف تو زد — خوار گردید او بہر دو سرا
نہ رسول خدا از و راضی — نہ بمرضی او رضای قضا — الحق ای آسمان علم و عمل
آفتاب دیانت و تقوے — بحر تدبیر و کوہ حلم و وقار — خوان خلق عمیم و مکان حیا

اشعر غیرت و آیت اخلاص ✤ ممک امتحان احسن تعلما ✤ ذات قدسی صفتی رحیمہ ✤ تیمچہ ایمان بلند خفتہ بما ✤ اتباع قویم بیانم ✤ انحراف دقائق دار الفنا ✤
ای کہ در ظرف خمد تشنہ ✤ بکران انفعال باد تا ✤ لا یخاف فوتہ لاحمہ ✤ گنجینہ نشان قدرتیا ✤ خالق فخر در کبریا عالم ✤ حسبت خلق آفریدہ ترا ✤

مشیر قیصر کے مناظرات کی نسبت فیصلہ سید ابو محمد جمال الدین صاحب ڈاکٹر کھوری ضلع ساگر جزاہ اللہ خیرا

کچھ عرصہ سے مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنۃ اور اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر مین بعض امور اجو متعلق بہ مذہب ہین اکی نسبت بذریعہ اخبار مشیر اور رسالہ اشاعۃ السنۃ تحریرات ہو رہی ہین۔ چونکہ بھی دونو حضرات میرے عنایت فرما دو مہذب ہین اسواسطے کیا عجب ہے کہ میری محاکمہ کو قبول فرما کر حق بات کو قبول کرین اور اس گفتگو کو ختم کرین اور مین محاکمہ کرنے کا دو وجہ سے استحقاق رکھتا ہون اول تو میرے دونون حضرات عنایت فرما ہین۔ دوم میرے نزدیک حنفیہ و اہل حدیث دونو اہلسنت جماعت ہین (جیسا کہ اون کا دعویٰ ہے) بشرطیکہ اپنے اصول پر قائم ہون کیونکہ دونو کے اصول پر قرآن حدیث مقدم ہے۔ جو شخص کتاب و سنت کو چھوڑے وہی خطا پر ہے زید و عمر کے خطا سے اصول مذہب پر اعتراض نہین ہو سکتا اور یہی میرا مذہب ہے اسی اصول پر انشاء اللہ تعالیٰ محاکمہ کیا جاویگا اور یہی امر مجھکو حکم بنانیکا زیادہ مستحق بناتا ہے۔

مگر قبل اسکے کہ خاص امور متنازعہ فیہ مین کلام کیا جاوے یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اُن امور مین نظر کیجاوے جنکے دیکھنے سے تمام تحریرات پر آسانی سے رائے دیجا سکے۔ وہ امور یہہ ہین۔ اس بحث مین ابتدا کسکی جانب سے ہے۔ اتفاق بین المسلمین کون چاہتا ہے۔ دایرہ تہذیب سے کسنے قدم باہر رکھا۔ مدلل تقریر کسکی ہے۔

اِس بحث مین ابتدا کسکی جانب سے ہے

ہمنے سب سے پہلی اخبار مشیر قیصر مورخہ ۲ رمئی ۱۸۹۲ء مین اڈیٹر صاحب کی جانب سے اسکی ابتدا دیکھی۔ مولوی صاحب اور اونکے ہم مذہبونکو ان الفاظ سے یاد فرمایا ہے (اِنکا تشدد غیر متعلد ون مین حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے یہ لوگ حضرت ابو حنیفہ رح کو نہایت سوء ادب سے یاد کرتے ہین ۲

اتفاق بین المسلمین کسکی تقریر کا نتیجہ ہے

اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر کے دعاوی یہ ہین اہل حدیث وہابی لامذہب فرقہ جدید ہین۔ اماموں کی توہین کرنے والے ہین مسجدون مین شر و فساد کرنیکو بھیجکر نماز آتے ہین۔ اِنکو مسجدون مین آنے دینا نچاہئے۔ حکام کو اِن پر شک ہے چنانچہ مشیر قیصر نمبر ۲ مین لکھے مولوی محمد حسین صاحب کے یہ دعاوی ہین کہ اہل حدیث سنت جماعت ہین مسجدون مین سب سے جلے نماز ادا کرین۔ یہ لوگ اماموں کی توہین کرنیوالے وہابی و لامذہب و فرقہ جدید نہین ہین۔ حنفیہ و اہل حدیث دونو اہل سُنت جماعت ہین اِنکا ایک مسجد مین ایک ساتھ نماز پڑھنا درست ہے۔ بعض اون فروعی مسایل مین (جنمین ایسے ارجح کا اختلاف تھا) اختلاف ہی اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اپنے دعاوے پر کوئی دلیل نہین لکھی جس سے اونکو صحیح تصور کیا جاوے یا اُس دلیل پر غور کیا جاوے۔ بعد ہذا اگر دعوے اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کا صحیح ثابت ہو اور یہ خیالات تمام جہان مین (اونکے مشہور اخبار کے ذریعہ سے مشتہر ہو کر) صحیح مانی جاوین تو نتیجہ اسکا تمام اہل اسلام کے حق مین نہایت مضر ہوگا کیونکہ اہل حدیث اور حنفیہ کا تعلق ایسا ہے کہ اِن خیالات کے سبب سے ایک روز مسلمانونکا گزارا نہین ہو سکتا کیونکہ ایک بھائی اگر حنفی ہے تو وہ اہل حدیث اور اگر

باپ حنفی ہے تو بیٹا اہل حدیث۔ پس جب یہہ لوگ ایک دوسری کی دینی امداد آپس دریغی و دشمنی ہونگے تو اس نااتفاقی سے ترقی اسلام تو درکنار اسلام ہی کا کام تمام ہو جائے گا اور اگر حکام بھی آپ کی رائے صحیح مان کر حسب ایما آپ کے اہل حدیث سے مناہنتین لینا شروع کرین تو فرمائیے پھر اسلام پر برا اثر نہ پڑیگا ہمکو اوٹیٹر صاحب کی ایسے دعاوی مشتہر کرنے پر کمال افسوس ہوتا ہے یہہ کیسے اوٹیٹر ہین جو اپنے فرض منصبی (اتفاق و صلح بین الناس) کو چھوڑ کر محض غصہ اور مخالف کے ضد مین اول ٹی ایسے مضامین لکھتی ہین جن سے نااتفاقی اور شر و فساد پیدا ہو۔ حکام اہل اسلام سے بدظن ہون اور بنا صکر کے اپنے ہی مذہب اسلام کے بیخ کنی ہو یہہ کارروائی کوئی راقم مراوٹیٹر اخواہ کسی مذہب کا ہو پسند نہین کریگا۔ ہم امید کرتے ہین کہ آیندہ سے ہمارے معزز اوٹیٹر صاحب اپنے منصب (یقار مرکیو) کا کام فرما کر ایسے مضامین (اپنے ہون یا دوسرون کے) اسے اپنے لکھے اخبار کو پاک رکھین۔

مولوی محمد حسین صاحب کے دعاوی کے حق ہونے پر اتفاق بین المسلمین و سد باب شر و فساد متصور ہے پس قطع نظر اونکی دلایل سے (جو آپنے دعاوی پر وقتاً فوقتاً بذریعہ خطوط مطبوعہ مشیر قیصر و مضامین مندرجہ رسالہ اشاعۃ السنۃ اونہون نے پیش کئے ہین) صرف بنظر امن و اصلاح بین المسلمین و سد باب فتنہ و شر انکو ضرور حق و درست کہنا چاہیئے۔ علاوہ ازین سب سے بڑہ کر مولوی صاحب کی دعاوی حق ہونیکا ثبوت علماء نامی فریقین نے روبرو جناب جی جی نیگ صاحب بہادر کمشنر دہلی کے دیا ہے۔ یعنے ایکدوسرے کے پیچھے نماز جایز ہونے اور آپسمین بود و باش کا اتفاق رکھنی کا فتوے معہ مہر و دستخط لکھکر اُس شر کو دور کیا اب کون بیدار اور فہیم منصف مزاج ہے جو ہر دو فریق کے علماء کو معتبر تصور کر کے فتنہ و شر کی

تحریر کو درست جانیگا۔ پس اس صورت مین مولوی صاحب کی دعاوی کو بالاتفاق
ماننا پڑے گا ۴

فائدہ تہذیب سے کسنی قدم باہر رکھا

ہر زمانہ کے عقلاء و مہذبین کے نزدیک گفتگو مین تہذیب کو ہاتھ سے دینا نہایت
نازیبا خیال کیا جاتا ہے غیر مہذب اگر یہہ بات ٹھکانے کی کہتا ہو لوگ اوسکو نفرت
کی نگاہ سے دیکھتے ہین عقیدتمند و دوست احباب مہذبین (خواہ کسی مذہب کے
ہون) کے دلون سے اور اہل نظر کی نظر و نسے ایسا اخبار گر جاتا ہے سخت گوئی
اور ترش روئی سے کبھی کوئی کسی مخالف پر ظفریاب نہین ہو سکتا بلکہ تہذیب
خود دلیل مغلوبی کی ہو جاتی ہے۔ سخنلاف اسکے نرم کلام تہذیب شائستگی کی
گفتگو ہر شخص پسند کرتا ہے مہذب تقریر حق پرستی راست گوئی کی دلیل ہے باین
خیال مینے بھی ان دونون احباب کی تحریرات مین اس امر کو ٹٹولا۔ تو اگر پیچانے
اخبار مشیر قیصر (جو اس تقریر کے متعلق ہین جیسے نمبر ۴۲ و ۴۵ و ۴۷ جلد ۲ نمبر ۲
۳ جلد ۸ وغیرہ) نے ہمکو نہایت افسوس دیا۔ ہم سچ کہتے ہین کہ ایسے سخت
درشت غصہ سے بھرے ہوئے خلاف تہذیب تقریر سابق کسیے اوٹیر صاحب سے
کسے دوسرے کے مقابلہ مین ہمنے نہین دیکھے جیسیکہ خاص اس گفتگو مین انسی سرزد ہوئے
اوٹیر صاحب نے مولوی صاحب کی نسبت الفاظ۔ جاہل۔ متعصب۔ کافر۔
خوشامدی۔ دنیا طلب فرمائے اور بطور کلیہ کلام لامذہب جاہل ازقام کئے۔
اہل حدیث کے مذہب و انکا بر اہل حدیث مثل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب و نواب صاحب
بھوپال کو نہایت سخت و سست اپنے زبان قلم سے فرمایا مشیر قیصر نمبر ۴ جلد ۴ مین
نواب صاحب بھوپال کو ایسے سخت و کرخت الفاظ سے یاد کیا کہ اوسکی نقل سے ہمکو تہذیب
مانع ہے۔ ہمکو اوٹیر صاحب پر نہایت افسوس ہے کہ وہ باوجود لائق و مہذب ہونیکی

ایسے معیوب امر کے کیون مرتکب ہو گئے اس سے صدا اونکی ناظرین اخبار کے
نظر وسے اونکا اخبار روا عتبار گر جاوے گا۔ کیا اونکے ناظرین اخبار سے کوئی
بھی مہذب و صاحب انصاف نہوگا جسکی دلپر برا اثر پیدا نہوا ہوگا کیا کیسے اکابر کوگے
دنیا کوئے مہذب پسند کریگا؟ اگر اوٹیٹر صاحب کی نزدیک یہ الفاظ خلاف تہذیب
نہین ہین تو اگر اونکے اور اونکے مذہب کا برا تیمہ کی نسبت یہ الفاظ کوئی جاہل
نکالے تو اوٹیٹر صاحب اوسکو جائز کہینگی؟ خفا تو نہونگے؟ پس جو اپنے واسطے معیوب
سمجھتے ہین وہ دوسرے کے حق مین کیون کہتے ہین۔ اشاعۃ السنۃ مین کسی
یا کسی آپ کے امام و مذہب کے نسبت ہمنے کوئی کلمہ خلاف تہذیب مولوی صاحب
کی جانب سے نہین دیکھا۔ اور اگر بفرض محال ہوتا ہے۔ تو بھی کیون نہی
بہتر کلمات اپنی سو نہسے نکالنا چاہئے تھے۔ کیونکہ قرآن شریف مین اللہ
بالتی ہی احسن الخ وارد ہے جسکو آپنے اپنی اخبار نمبر ۱۲ جلد ۶ مین کسکو کل ہمکو
نصیحت فرمائی ہے۔ گریبان دیگران را نصیحت الخ کی مثل صادق آئی البتہ ہم مولوی
صاحب کی تھذیب و بردباری و دینداری کے قایل ہین کہ ماشاء اللہ آپنی اس بات
پر پورا پورا عمل فرمایا اور اوٹیٹر صاحب کے جواب مین صرف اسقدر فرمایا "لعن اللہ مستہزءونے
جواب مین تو ہم اور کچھ نہین کہتے صرف اسی شعر کو پیش کرتے ہین ؎

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ؎ جواب تلخ میزیبد لب لعل شکر خارا

اسکی وجہ یہ ہے کہ ہم اوٹیٹر صاحب شیر قیصر کو دوست کہہ چکے ہین پس بحکم ؎ ہر چہ از دوست
میرسد نیکوست ؎ جو کچھ وہ ہمکو کہین ہمارے سر آنکھون پر ہے۔ پس ایسے صابر
و دیندار حلیم شخص کے مقابلہ مین ایسی سخت کلامی نہایت نازیبا ہے ؎

مدلل تقریر کسکی ہے

مدلل کلام ہمایک کو مانتا پڑتا ہے برضا یا بجبر بیدلیل سرگز قابل قبول نہین ہے خواہ قایل

اوسکا کیسا ہی زبردست پایہ کا ہو ہمنے جو اسس بحث مین دیکھا تو مولوی محمد حسین صاحب نے اپنے کسے دعوے کو بلا دلیل بجز چھوڑا عقلی دعوے کو عقلی دلایل سے اور نقلی کو کتب معتبرہ کی عبارات کی نقل کرنیسے مدلل کیا ؛

مگر اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کی کلام مین ہمنے ہر چند دلیل کو ڈھونڈا مگر پتہ نہ ملا۔ شاید اڈیٹر صاحب چند فراد نیگے کہ ہم عالم مناظرہ نہین ہم اڈیٹر ہین ملکی امور پر رائے دینا ہمارا کام ہے ہمنے اپنے فہم کے موافق رائے دیدی۔ عقلی و نقلی دلایل سے عالمونکو سروکار ہوگا تو بادب یہ عرض کیا جاویگا کہ اسصورتمین دخل و معقولات کی انکو ضرورت ہی کیا تھی اور مسایل کی بحث مین مداخلت کب جایز تھے با اینہمہ آپنے دخل دیا اور یہ غضب کیا کہ محض خیالی اور غلط باتونکو صحیح امکزاو پیرایے مین ذکر فرمائے تو اب کہیے کہ وہ حق اور مدلل تقریر کے روبرو کیا وقعت حاصل کریگی۔ ہمنے تعصب و رورعایت کو طاق مین رکھکر اس تمام مناظرہ پر نظر کی تو مجبوراً ہمکو یہی رائے دینی پڑی۔ جو حضرات ہماری اس فیصلہ کو بیطرفہ خیال کرین وہ انصاف سے تمام تحریرات کا ملاحظہ کرین یا ہماری محاکمہ (جو مفصل ہر ایک امر متنازعہ فیہ پر آیندہ کیا جاریگا انشاء اللہ تعالے) کو پڑہین تو ضرور انکو یہی کہنا پڑے گا جو ہمنے لکھا ہے ؛

اگر اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر ہماری اسس فیصلہ پر ناراض ہون تو ہماری غلطی پر ہمکو مطلع کرین ہم بتسلیم کرلینگے۔ لیکن یہ عرض ہے کہ ہمکو اون کلمات اور الفاظ سے معاف رکھین جو مولوی صاحب یا نواب صاحب بہوپال کے شان مین استعمال کیے تھے اور نہ اکابرین یا کسی مذہب کی توہین کرین۔

امر اول متنازعہ فیہ

اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر مولوی محمد حسین صاحب لاہوری کو وہابی۔ لامذہب غیر مقلد فرماتے ہین اور مولوی صاحب ان القاب سے انکار کرتے ہین اور انکو اپنی تحقیق

گالی سے کم خیال نہیں فرماتے۔ ۱ ڈپٹی صاحب نے اپنے اس دعوی پر جب حادث کوئے
دلیل پیش نہیں فرمائی۔ ہاں اپنے اشتہار نمبر ۲ مورخہ ۸ جنوری ۱۸۸۴ء میں یہ ضرور
ارقام فرمایا ہے آپکے فرقہ کے یہ نام یعنی وہابی لامذہب تو تمام عالم (شاید عالم سے مراد
مقلدین ہونگی ورنہ واقع کے خلاف ہوگا) میں مشہور ہیں ہماری رائے میں ڈپٹی صاحب کے
یہ تحریر خلاف تہذیب اور سینہ زوری پر دلالت کرتے ہے۔ اگر مخالفین کسی فرقہ کو بجلب
شہرت دین تو کیا فی الحقیقت مہذبین کے نزدیک بھی وہ اسی بُرے لقب سے پکاری جائیگے
اور اونکے انکار پر کچھ خیال نہ ہوگا بلکہ مہذبین و منصفین ہر ملت و مذہب کے اسی لقب سے
خطاب کرتے ہیں جس لقب کو ہر فرقہ اپنے واسطے تجویز کرے۔ اگر یہ ہو تو ہر فرقہ بُری ہی لقب کا
مستحق ہو جائے گا کیونکہ ہر فرقہ نے اپنے مخالف فرقہ کا بُرا نام تجویز کر رکھا ہے۔ شیعہ نے اہل
سُنت جماعت کو دشمن اہل بیت مشہور کیا ہے اور اہلسنت جماعت نے (انکو رافضی اسطرح
ہنود کو اہل اسلام نے مشرک و کافر مشہور کیا ہے اور اونہوں نے اہل اسلام کو ملیچھ و ملد
وغیرہ۔ پس اگر ایک فرقہ کی تجویز القاب کو مخالف فرقہ کے حق میں صواب اور قابل خطاب
تصور کیا جاوے تو دنیا میں تمام فرقے و مذاہب بُری ہی القاب کے مستحق ٹھہرینگے شائستگی
و تہذیب جہان سے اوٹھ جاویگی اسی لئے ڈپٹی صاحب کے یہ سینہ زوری قابل لحاظ نہیں

البتہ ایک دلیل مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری نے فرقہ اہلحدیث کے وہابی ہونے
پر بمقابلہ مولوی ابوسعید صاحب فاضل لاہور سے اخبار مشیر قیصر مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۸۴ء میں
زیب قلم فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ مولوی **بشیر الدین** صاحب مرحوم نے اپنے
کتاب میں محمد بن عبدالوہاب کی تعریف کی ہے اس لئے ضرور تمام اہل حدیث وہابی کہلائینگے
اسمیں مولوی صاحب نے دو دعوے کئے ہیں ایک یہ کہ جو مولوی کسی مولوی کی تعریف کرتا ہے
وہ تعریف کرنے کی وجہ سے اسی کا مقلد ہو جاتا ہے دوم اوس تعریف کرنیوالے مولوی کے
تعریف کرنیوالے اوسکی رو سے تمام ہم مذہب بھی اوسی کے مقلد بن جاتے ہیں۔ ہمنے

یہ بات تو مولوی وکیل احمد صاحب کے آجتک کسی سے نہیں سنی اور نہ کسی کتاب میں دیکھے۔ جو لوگ مولوی کہلاتے ہیں انکی شان سے ایسی باتیں بہت بعید ہیں اور میر صاحب لکھتے تو کچھ دور نہ تھا پھر ہے ہے بہت غور کیا اور ہر چند چاہا کہ مولوی صاحب کی دلیل کو اینچ کھینچکر انکے دعوے کے قرین کردیں اور اس دلیل سے اہل حدیث کو لقب وہابی کا مستحق بنادیں مگر ہمارے ایمان اور انصاف نے ہمیں یہہ ہی کہلایا کہ ایمان ہے تو یہاں ہے ورنہ دائرہ انصاف کے باہر قدم مت رکھو اور صاف کھدو کہ تمام علماء کا یہی کام ہے کہ اگلے علماء کی علم و فضل و زہد و تقوے کی اوصاف اپنی تصانیف میں لکھا کرتے ہیں حنفی شافعی کی اور شافعی حنفی کی لکھتے ہیں مگر کوئی انپر ممدوح کا مقلد نہیں ہو جاتا اور نہ اوسکی خطا چوک کا قائل ٹھہرایا جاتا ہے۔ اسی محمد بن عبدالوہاب کی تعریف میں امام محمد شارح جامع صغیر نے ایک قصیدہ لکھا ہے جسکا مطلع یہہ ہے یا سید الفقہاء کے صفحہ ۹ میں لکھا ہے۔ سلام علے سحبد وسن حل فی نجد ۔ والکان تسلیمی علی البعد لایجدی

ابو محمد بن حزم ظاہری رحمۃ اللہ علیہ اجو مقلدوں کے حق میں فرماتے ہیں۔ واھرب عن التقلید فھو ضلالۃ ۔ ان المقلد فی سبیل الھالک ۔ یعنے بھاگ تقلید سے کہ وہ گمراہی ہے مقلد ہلاکی میں ہے اور اجماع و قیاس کو دلیل شرعی نہیں مانتی ہیں انکی شیخ عبدالحق دہلوی باوجود حنفی مقلد ہونیکی تعصیل التصرف میں صفوۃ المحدثین وغیرہ الفاظ سے تعریف کرتے ہیں اور شافعیوں سے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ وسلطان العلماء عزالدین بن عبدالسلام نے ابو محمد بن حزم کی تعریف لکھی۔ اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف بدرالدین عینی حنفی نے اپنی تاریخ میں کی ہے اور ملا علی قاری حنفی نے ابن تیمیہ ملزن قیم کی تعریفیں اپنے رسالہ الفذیہ میں کیں پس اگر مولوی صاحب کا دعوے صحیح مانا جاوے اور مدائح ممدوح کا مقلد ہو جایا کرے تو امام محمد کو وہابی اور شیخ عبدالحق حنفی ظاہری (جس سے تمام حنفی شیخ عبدالحق صاحب کی ظاہری ہونیسے ظاہر ہو گئی) اور امام غزالی

وعبد السلام کو ظاہری (جس سے تمام شافعی ظاہری ہو گئی) اور عینی حنفی و ملا علی قاری حنفی کو این متیہ کا مقلد کہنا لازم آوے گا جس سے تمام حنفیوں کے حنفیت بھی نہیں رہ سکتی ہے۔ اور ہر شخص کو اختیار رہو جائے گا کہ جسکو چاہا جسکا مقلد بنا دیا اور اگر کسی نے اعتراض کیا تو مولوی وکیل احمد صاحب کا گلیہ اسی اخبار مشیر قیصر میں سے نکالکر بتلا دیا جائے مولوی وکیل احمد صاحب کا یہ گلیہ (کہ مداح اپنے ممدوح کا مقلد ہو جاتا ہے بلکہ مداح کے ہم مذہب بھی اوسکی سنگی کہلاتے ہیں صحیح نہیں ہے؟

مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم تو حنفی تھے وہ وہابی کیونکر ہو سکتے ہیں اونہوں نے کہیں پر اپنے تئیں وہابی نہیں لکھا محمد بن عبد الوہاب ہیں جو واقعی اوصاف تھے انکو مولوی بشیر الدین صاحب مرحوم یا اور کوئی ایماندار منصف کب چھپا سکتا ہے کسی کے اوصاف چھپانا بہت وہ مون کا کام ہے اسیطرح محمد بن عبد الوہاب کے خطاء اجتہادی (جو تمام علماء مجتہدین سے ہوا کرتی ہیں) کی نہ مولوی بشیر الدین مرحوم قایل ہیں اور نہ کوئی دوسرا اہل حق قایل ہے۔ چنانچہ نواب سید **مولوی صدیق حسین خان** صاحب والی ریاست بھوپال و مولوی محمد حسین صاحب فاضل لاہوری نے محمد بن عبد الوہاب کی اس قسم کی خطاء غلط سے اپنے مختلف تحریرات میں بنا رہے ظاہر فرمائی ہے۔ جیسا کہ امام ابو حنیفہ رح و دیگر مجتہدین کے خطاء اجتہادی سے محققین اپنی تحریروں وقتاً فوقتاً ظاہر فرمایا کرتے ہیں۔

اہل حدیث جبکہ ایمہ اربعہ سے کسی خاص امام کی تقلید کو اپنے اوپر واجب نہیں جانتے اور نہ حدیث کے برخلاف ہر ایک کے قول کو رد کر دیتے ہیں وہ محمد بن عبد الوہاب کے مقلد کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ہماری رائے میں ان لوگوں کو اہل حدیث ہی لکھا جاوے اور اگر کوئی انکا اعتقاد حدیث کے خلاف پایا جاوے تو آیۃ حدیث ہی سے انپر الزام قایم کیا جاوے

مولوی ابو سعید صاحب فاضل لاہوری کا متعلق انکا رقیب وہابی سے اوسوقت تک

قابل تسلیم ہے جبتک کہ اڈیٹر صاحب یا اونکے حامی مولوی وکیل احمد حسناً اپنے دعوے کو بدلایل ثابت کردین فاضل ممدوح کو اب دوسرے دلیل لانیکی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن ہم پھر بھی دیکھتے ہین کہ فاضل لاہوری نے اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ - جلد ۱۴ بابت ماہ اگست ۱۸۹۱ء سے اپنے مضمون اہندوستان کے اہل حدیث وہابی نہیں ہین، مین اس اپنے دعوے پر بہت سی دلائل لکھے ہین یہ مضمون بڑا طویل پر زور لکھا گیا ہے جو جلد ۱۵ کے اخیر مین ختم ہوا ہے - اور نواب صاحب بھوپال نے ترجمان وہابیہ وغیرہ اپنے تصانیف مین ثابت کیا ہے کہ ہندوستان کے اہل حدیث وہابی نہین ہین - اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر یا مولوی صاحب کو ان حضرات کے دلائل سے توضیح کرنا اور بخوبی اونکے جوابات دینا چاہیے تھا مگر ابتک اونکی جواب دہی سے یہ حضرات قاصر ہین -

اہل حدیث اور مقلدین حنفیہ کی نسبت ایک متوسط العقیدہ سنت جماعت کو کیا اعتقاد رکھنا چاہیے اعتقاد سنت جماعت متوسط العقیدہ (جو افراط و تفریط سے بیزار ہے) بحق ہر دو فریق اہل سنت ہونے رکھنا چاہیے جو اعتقاد فریقین کے علماء منصفین کا ہے جسکو بلا تعصب نہایت ایمانداری اور راستبازی سے روبرو مکشف صاحب دہلی کی فریقین کے علماء نے بطور مباہلہ اپنا عقیدہ تحریر فرمایا اور اپنے اپنے مہر ثبت کین جسکا خلاصہ یہ ہے کہ دونون فریق سنت جماعت ہین ایکدوسرے کے مسجد مین ایکدوسرے کے پیچھے نماز جائز ہے اور فروعات مین السیا اختلاف ہے جیسا کہ آئمہ اربعہ مین تھا تفصیل معاہدہ اظہار مشیر قیصر اور اشاعۃ السنۃ مین طبع ہو چکی ہے - پس تمام سنت جماعت کو چاہیے کہ اپنا عقیدہ اپنے علماء کے عقیدہ سے ملاوین اور خدا سے ڈرکین غصہ اور تعصب کے وجہ سے اپنے اپنے علماء سے نہ پھر جاوین ورنہ خدا کے روبرو کچھ جواب نہ بن پڑے گا ایکدوسرے کو غیر سنت جماعت کے یا جنے جو اپنے واسطے تجویز کیا ہو جیسے مقلد حنفی اہل حدیث محمدی وغیرہ) دوسرے بری القاب اپنے طرف سے تراش کر نہ کہین اور اللہ تعالے کی اس آیتہ کو پڑھ کر باز آوین یہ آیت

سورہ حجرات مین ہے ولا تنابزوا بالالقاب یعنی اور نام نہ ڈالو چڑانیکو دوسرے کے
(موضح القرآن) مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم فائدہ مین لکھتے ہین۔ جہان کسی پر برا
نام ڈالا پھر تو اپنا نام پڑگیا فاسق اگے تھا مومن ہاوسپر عیب لگایا نہ لگا۔

متعصبین ہر دو فریق کا عجیب حال ہے

دونو فریق کے متعصبین ایکدوسرے فریق کے نام اپنے ذہن سے ایسے تراش کر خطاب
کرتے ہین کہ جنسے اونکو کھاوے اور نہ پہونچے مثلاً مقلدین متعصبین اہل حدیث کو
وہابی لامذہب غیر مقلد وغیرہ اور یہ مقلدین کو مشرک بدعتی لہابی ابالی وغیرہ کہتے ہین
اور لکھتے ہین مسلمانون خصوصاً مسلمان قوم تمہی خواہان اسلام کو ایسے چال چلنی سے اجتناب
چاہئے ورنہ قوم کی تنزلی جیسے کچھ کہ رہے اس سے کیا چاند ظہور مین آویگی۔ مولوی کمال احمد
صاحب واڈیٹر صاحب شیر قیصر کو متعصبین کے طرف سے ہرگز خیال نکرنا چاہئے اپنی تہذیب شائستگی
کو نہ چھوڑنا چاہئے۔ یہہ بڑے القاب کا دینا جہلا اور متعصبین ہی کو زیبا ہے خاصکر متعصبین
فریق ثانی نے مجھے آپکا ہی سا طریقہ اختیار کیا تو وہی برے القاب آپ کو بھی لگینگی جس سے
آپکو وہ نا رنج رہے گا اور اوسمین ہی خلل پڑے گا۔ اگرچہ مولوی ابوسعید صاحب کی
تہذیب و تحمل سے ہمکو کامل یقین ہے کہ وہ ایسے کبھی انتقام نہ لینگے مگر آپ کو اسکا خیال
چاہئے۔

امر دوم متنازعہ فیہ

اڈیٹر صاحب اخبار شیر قیصر کا یہہ دعویٰ ہے کہ فاضل صاحب لاہوری
نے مولوی وکیل احمد صاحب سے تقریری مناظرہ کرنے مین گریز و انکار
کیا چنانچہ اپنے اخبار نمبر ۲ مطبوعہ ۸ جنوری ۱۹۱۲ء مین فرماتے ہین۔
مولوی وکیل احمد صاحب نے لکھا کہ حضرت پورا حق شاگردی ادا کرنا تو یہہ تہا

کہ آپ (فاضل صاحب لاہوری) بمبئی مین آکر ہل من مبارز پکارتے اور اب بھی تشریف لائیے ہمین میدان ہمین گوئے اسپر آپ (فاضل صاحب لاہوری) فرماتے ہین کہ ہمسے تقریری مناظرہ نہین ہوسکتا یہہ تو صورت مجادلہ کی ہے"

ادہر فاضل ممدوح کا یہہ خیال ہے کہ ہمنے مولوی وکیل احمد صاحب کو شکست فاش دیکر ساکت کردیا چنانچہ اسی نمبر کے اخبار مشیر قیصر اور نمبر ۹ جلد ۶ شاعۃ السنۃ مین یہہ جواب فاضل ممدوح کا چھپا ہے جس سے یہہ مفہوم ہوا - اب ہم مختصر کیفیت اس مناظرہ کی لکھتے ہین تاکہ ہر شخص اپنی رائے دے سکے بعدہ ہم اپنی رائے ظاہر کرینگے انشاء اللہ تعالے -

مختصر کیفیت مناظرہ

مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی بقصد زیارت بیت اللہ شریف وارد بمبئی ہوئے تو وہان بعض علمار نے ایک تحریر (جسمین مولانا ممدوح کو ایسے گندے مسائل کا قائل ٹھہرایا تھا جنکا اسلام مین کوئی بھی قائل نہوگا) مولانا ممدوح کے روبرو پیش کی اور خواستگار مناظرہ ہوئے مولانا ممدوح نے جواب دیا کہ ہمارے ایسے عقائد نہین ہین بلکہ ایسے گندے عقائد والون کو ہم بُرا جانتے ہین" یہہ کیفیت خود اس اشتہار سے واضح ہے جو علمائے بمبئی نے اخبار مین طبع کرایا اور ۲۵ ستمبر ۱۸۸۳ء کے مشیر قیصر مین بھی چھپا ہے اسپر فاضل ممدوح نے ایک مضمون بعنوان ترقی معکوس لکھکر اخبار مشیر قیصر مطبوعہ ۱۶ - اکتوبر ۱۸۸۳ء اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۶ مین مشتہر کرایا - یہہ مضمون نہایت پر اثر نصیحت ہے جسمین کسی منصف کو جائے انکار نہین ہے - کسی ملت و مذہب کے مخالف نہین ہے اسمین مسلمانون کو آپسکے اتفاق کی نصیحت کی گئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کہ سب ملکر اسلام کو ترقی دین مسلمانون کی تعداد بڑہائین ایکدوسرکو ذرہ ذرہ سی بات مین اسلام سے خارج نکرین اسکی جسقدر تعریف وقدر کیجاوے بجا ہے۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب اخبار مشیر قیصر نے اس مضمون کو تسلیم کیا اور نہایت قدردانی سے اسکو اپنے اخبار مین طبع کرکے علمائے بمبی پر سخت بے وے کی اونکو سفاہت کا مرتکب ٹہرایا اور علمار بمبی کی تحریر کو الفاظ ذیل سے یاد کیا تعفو خرافات خلاف تہذیب بے دلیل وغیرہ۔

مگر مولوی وکیل احمد صاحب نے ۱۰ دسمبر شنہ کے مشیر قیصر مین بجائے اس مضمون کے تائید اور قدر کرنیکے اولٹا فاضل ممدوح اور اکابر علما مولانا اسمعیل شہید مرحوم وغیرہ کو ترقی سکوس کا مرتکب بنایا اور علمائے بمبی کی حمایت مین اہل حدیث کو قائل مسائل خبیثہ کا ٹہرایا اور فاضل ممدوح کو مخاطب کرکے فرمایا کہ "دد شاگردی کا حق تب ادا ہوتا جبکہ مولوی صاحب (فاضل صاحب لاہوری) بمبی تشریف لیجاتے اور بہل من مبارز فرماتے اب بہی حوصلہ ہو تو تشریف لاوین" اسپر فاضل ممدوح نے مشیر قیصر مطبوعہ ۱۰ جنوری ۱۸۹۲ء اور اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۶ مین یہہ جواب تحریر فرمایا کہ "آپ خود میدان مناظرہ مین صف آرا ہوجاوین اخبار مشیر قیصر کے ذریعہ سے بحث کرلین ہمین میدان ہمین گو مگر شور و شغب سے بچنے کے لئے ایک ایک مسئلہ کو طے کرلین اور پہلے سوال ہفتم علمار بمبی کہ کتے کا گوہ اور موت پاک ہے کسی چہوٹے بڑے مستند پرانی معتبر نامعتبر (وہ بہی ہم انکو کیسی وسعت دیتے ہین) کتاب اہل حدیث سے بہ حوالہ دین اس سوال کو طے کرنیکے پہلے آپ اور سوال کا ثبوت پیش کرینگے تو ہم اسکو بیجا اٹہہاؤ سمجہکر اسکا جواب نہ دینگے۔

مولوی وکیل احمد صاحب نے فاضل ممدوح کے مطالبہ پر سوال ہفتم علمار بمبی کے ثبوت مین ابتک قلم نہ اوٹہایا بالکل سکوت فرمایا اگرچہ انہون نے اس معاملہ

مین تحریرات طول وطویل کین مگر جسکا ثبوت اونکے ذمہ ہے اوس سے ہنوز عاجز وقاصر ہین۔ پس صورت مناظرہ کی یہہ ہے کہ سوالات علماء بمبئی معرض بحث ہین جنکا ثبوت مولوی وکیل احمد صاحب کے ذمہ ہے اگر ثبوت پہونچایا تو فاضل ممدوح کے شکست ہے ورنہ بالعکس تصور کرنا چاہئے۔

اِس کیفیت مناظرہ سے امور مندرجہ ذیل ثابت ہوئے

(۱) بشہادت اڈیٹر صاحب شیر قیصر علماء بمبئی کا بلاوجہ ناحق پر خلاف تہذیب مناظرہ کو مستعد ہوجانا۔

(۲) مولوی وکیل احمد صاحب کا مضمون ترقی معکوس کی مخالفت کرنے سے اصلاح بین المسلمین کا مخالف ہونا اور تنازعہ و فساد ونفاق کا حامی ہونا۔

(۳) فاضل ممدوح کے مطالبہ پر سوال ہفتم علماء بمبئی کا ثبوت مولوی وکیل احمد صاحب سے نہوسکا جس سے بڑی فاش شکست مولوی وکیل احمد صاحب وعلمائے بمبئی کی ہوئی کہ مولوی صاحب موصوف کے تمام انصار ومعاونین بھی دریائے حیرت مین غرق ہوئے اور ہمیشہ تک اس کی جوابدہی کے فکر مین رہینگے۔

(۴) اڈیٹر صاحب شیر قیصر کا دعوی کہ فاضل ممدوح نے مناظرہ سے گریز کی ہوی وکیل احمد صاحب کی شکست پانے سے اولٰی ثابت ہوا۔

(۵) مولوی وکیل احمد صاحب کی دیگر تحریرات اس معاملہ مین بسبب نہ ثبوت کرنے سوال ہفتم علمائے بمبئی کے محض فضول ٹھہرین۔

مولوی وکیل احمد صاحب کو دوسری شکست ملنا

جب مولوی وکیل احمد صاحب سوال ہفتم علمائے بمبئی کے گوہ موت کی پاکی

کی نشان دہی سے حسب مطالبہ فاضل ممدوح عاجز و ساکت ہوئے تو اب اس دعوی ہی سے دست بردار ہوئے اور یہہ بات بنائی چنانچہ شیر قیصر مطبوعہ یکم اپریل ۱۸۸۴ء سے ہم اوسکا خلاصہ درج ذیل کرتے ہین "ہمپر اور علمائے بمبئی پر ان سوالات مشتہر علماء بمبئی کی نشاندہی لازم نہین کیونکہ علماء بمبئی نے بعض معتقدین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کو ان مسائل خبثیہ کا قائل دیکھکر مولانا ممدوح سے شبہ رفع کرنے کو دریافت کیا جب مولانا ممدوح نے ان عقاید سے انکار کیا تو ہم اونکو بری سمجھتے ہین ہم اسبات کے مدعی نہین ہین کہ اہل حدیث مسائل خبثیہ کے قایل ہین پر ہم پر نشاندہی ان مسائل کی کب لازم ہے" اس بیان مولوی وکیل احمد صاحب سے ظاہر ہے کہ یہہ صورت سوال کی تھی نہ کوئی مناظرہ تھا نہ یہان کسی کی فتح و شکست مدنظر تھی - مگر ہم کہتے ہین کہ یہہ بیان مولوی صاحب موصوف کا اوسوقت صحیح سمجھا جاتا جبکہ مولوی صاحب موصوف قبل مطالبہ فاضل ممدوح خود اسکو مناظرہ نہ جانتے اور فاضل ممدوح کو یہہ کہکر حق شاگردی الخ" میدان مناظرہ مین نہ بلاتے اور علماء بمبئی اخبارون مین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا ساکت ہوجانا اور ہار جانا وغیرہ نہ شتہر کراتے اور جبکہ بپیش مطالبہ فاضل ممدوح کے خود مولوی وکیل احمد صاحب نے مولانا ممدوح کو ساکت تصور کرکے مولانا ممدوح کی طرف سے فاضل لاہوری سے میدان مناظرہ مین آنے کی درخواست کی تو اب یہہ بات بنانا اور اپنے سابق قول سے پھر جانا مولوی وکیل احمد صاحب کو مناسب نہین ہے -

اور بپیش اسکے مولوی وکیل احمد صاحب نے اخبار شیر قیصر مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء مین علماء بمبئی کی طرف سے (ان مسائل کے پتہ نہ بتلانے مین) یہہ عذر فرمایا تھا اگر مولانا محمد نذیر حسین صاحب مناظرہ مین ثابت قدم رہتے تو علماء بمبئی پتہ د

نشان تبلا دیتے پہلے سے تبلا دیا طلاف تہذیب تھا" تعجب ہے کہ مولویصاحب اپنی پہلی بات کو بہت جلد بھول جاتے ہین یا حسب موقع و مصلحت وقت جسکا لکھنا مناسب سمجھتے ہین لکھدیتے ہین **خیر اب** اگر اہل حدیث کے دشمن کو مسائل خبثیہ مستقدہ علماء بمبئی سے بے ثبوت خیال فرمانے لگے تو یہ **مولوی صاحب موصوف کی دوسری شکست ہے** کیونکہ اسی مقصد کے واسطے فاضل ممدوح نے اپنی تحریر استفتا مین زور مارا ہے کہ اہل حدیث ان مسائل خبثیہ سے پاک ہین وہ خود آپنے تسلیم کرلیا اور معترف ہوئے اب کچھ جھگڑا و تنازعہ باقی نہین رہا۔ ہم اس مولوی صاحب کے اعتراف کو غنیمت اور قابل تحسین و آفرین خیال کرتے ہین بلکہ ہم یہہ بھی آرزو رکھتے ہین کہ مولوی صاحب اپنے دیگر ہم مذہبون کو بھی سمجھا دین اور اس سچی بات کا معتقد بنا دین خصوصاً علماء بمبئی کو جنہون نے بزعم خود مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کو ساکت کردیا و نیز اُن مجہول الاسم عالم و محدث کو جنہون نے مشیر قیصر مطبوعہ ۲۰ نومبر ۹۳ء مین بزعم خود ان مسائل کو اہل حدیث کی کتابون مین نکالدیا اور اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کو جنہون نے نہایت اعتقاد سے مجہول الاسم صاحب کی تحریر کو طبع فرمایا اور انکو عالم اور بہت بڑے محدث کا خطاب دیا۔

مولوی وکیل احمد صاحب نے اہل حدیث کو مسائل خبثیہ سے بری فرمایا یہہ بہت صحیح ہے علماء بمبئی نے اہل حدیث کو ان مسائل کا قائل نہ دیکھا ہوگا کیونکہ معتقدین مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے اہل حدیث ہین احادیث مین ان مسائل کا پتہ نہین ہے شاید کسی خاص مذہب کے مقلدون کو دیکھا ہوگا اور مصلحتاً ایسا شبہ اہل حدیث کی طرف سے کردیا ہو۔

اوس فقرہ فاضل صاحب لاہوری کا ذکر جس سے اڈیٹر صاحب

* سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد ۱۲ محشی

شیر قصیر نے اونکا مناظرہ سے گریز کرنا استنباط کیا ہے

وہ فقرہ یہ ہے جو ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء کے اخبار شیر قصیر میں موجود ہے۔ "میں آجکل کے اکثر تقریری مناظرات (جنمیں مناظرہ علماء بھی داخل ہے) کو جہالت سمجھتا ہوں اور انمیں صرف اپنے یا اپنے شیخ مسند الوقت کی شمولیت کو بلکہ سبھی اخوان مسلمین معترضین عن اللغو کے اقدام و شمول کو جنت ضلیم خیال کرتا ہوں اسکی دلیل و تفصیل آپ دریافت کرنا چاہیں تو اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۱۹ کو ملاحظہ فرماوین" یہ بیان فاضل ممدوح کا ایسا بدیہی اور ظاہر ہے کہ اس میں کسی کو کلام نہیں ہے جسنے اپنی تمام عمر میں اس زمانہ کی ایک بھی تقریری مناظرہ کو دیکھا ہوگا وہ ضرور اسکی تصدیق کریگا اس تقریری مناظرہ کی برائی پر عدد الفین پولیس ہر مذہب کے بیچ دوست دشمن سب شاہد ہیں۔ کمتر کوئی ایسا مناظرہ ہوتا ہوگا جس میں ارپیٹ گالی گلوچ لعن طعن بزرگون کی توہین نہوئی ہوگی۔ ایسے مفسدانہ مناظرہ کو فاضل ممدوح کیا کوئی بھی مہذب پسند کریگا ہیہنے ایسے تقریری مناظرہ کا جواز کہیں نہیں دیکھا ایک بھی عالم نے اسکو جائز نہیں رکھا۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں مناظرون کی بہت کچھ برائی بیان فرمائی ہے پس فتنہ و شر کے مناظرہ کو برا کہنے سے مطلق تقریری مناظرہ کی ممانعت نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ ایک مجہول الاسم دہلوی نے اخبار شیر قصیر مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۸ء میں فاضل ممدوح کو مطلق تقریری مناظرہ کا منکر ٹہرا کر بدعتی لکھا اور مطلق تقریری مناظرہ کا ثبوت پیش کیا مگر شر و فساد کے مناظرہ کو ثابت نہیں کیا اور تحریری مناظرہ کا عدم جواز بھی کہیں سے نہ نکالا تاکہ اپنے دعوے میں ٹھیک اترتے اور اڈیٹر صاحب نے اس خلاف تہذیب مضمون کو نہایت خوش ہوکر اپنے مہذب اخبار میں طبع فرمایا۔ مگر تعجب

ہے کہ ان حضرات سے کسی نے بھی فاضل ممدوح کے فقرہ کو بجز بد نکہا کہ اس مین تو اس زمانہ کے اکثر اون مناظرون کو بُرا کہا ہے جو فساد سے خالی نہین ہین - مگر اکثر جو فساد سے خالی ہون اون کو کہان بُرا کہا - اور یہہ بھی خیال نفرمایا کہ فاضل ممدوح نے خود بارہا تقریری مناظرہ کیا ضمیمہ اخبار سفیر ہند مین آپکے کئے مناظرہ مولوی حبیب اللہ صاحب کے ساتھ چھپی ہوئی ہمنے دیکھی ہے اور نہ فاضل ممدوح کی اون شروط پر غور فرمایا جنکی پابندی سے باب فتنہ و فساد کا بند ہوتا ہے ان شروط کا ذکر اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۱۴ مین بھی ہے جسکا حوالہ اسی مضمون مین دیا گیا - اور ان بدعتی کے لقب دینے والے اور اسپر راضی ہونے والون نے یہہ بھی نہین خیال کیا کہ ہم فاضل ممدوح کو فسادی مناظرون کے بُرا کہنے پر اگر بدعتی کہینگے تو تمام علماء اسلام خصوصاً امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی بدعتی ہونا لازم آویگا ہم کیسے حنفی ہین جو اگلے پچھلے علماء کو غصہ و نافہمی سے لعن و طعن کرتے ہین خدا رحم کرے - ہم ان حضرات سے برادرانہ التماس کرتے ہین کہ ایسا اندھیر نہ مچاوین ایسے مقام پر تو کبھی کبھی تہذیب و انصاف سے کام لیا کرین *

اڈیٹر صاحب مشیر قیصر اور مولوی وکیل احمد صاحب نے تو اور ہی غضب کیا کہ اس زمانہ کے مفید از تقریری مناظرون کو مجادلہ کہنے سے فاضل ممدوح کو مناظرہ سے گریز کیا ہوا خیال کر لیا -

سبحان اللہ جب مدعیان تہذیب کا یہہ انصاف و فہم و استدلال ہے تو دوسرے لوگون (جیسے علماء بمبئی جنکے خلاف تہذیب ہونے کا خود اڈیٹر صاحب مشیر قیصر کو اقرار ہے) کا کیا حال ہے *

علماء بمبئی کا خلاف تہذیبی کے سبب سے (جنکے خود اڈیٹر صاحب

معترف ہین) اور اونکے اشتہار کے بے تہذیبی کی وجہ سے مناظرہ کے قابل نہونا بخوبی ثابت ہوچکا ہے۔

مولوی وکیل احمد صاحب کا خلاف داب مناظرہ کے سبب سے لائق مناظرہ نہونا

ہمکو تحریرات مولوی وکیل احمد صاحب کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف تقریری مناظرہ کو کبھی نیک نیتی سے تہذیب سے انصاف سے انجام نہین پہونچا سکتے ہین جن افعال خلاف داب مناظرہ کے ارتکاب سے علماء بمبئی کا قابل مناظرہ نہونا ثابت ہوا اوس سے زیادہ مولوی صاحب موصوف کی تحریر مین پایا جاتا ہے جس سے بدرجہ اولی اونکا قابل مناظرہ نہونا سمجھا جاتا ہے ہم اونکا بیان مختصراً کرتے ہین ناظرین توجہ فرماوین۔

مولوی وکیل احمد صاحب کا مخاطبین و اکابر علماء کی نسبت خلاف تہذیب کلمات کا استعمال کرنا

(۱) مولوی وکیل احمد صاحب فاضل محمد حسین صاحب لاہوری اور اونکے ہم مذہبون کو باوجود اونکے منع کرنیکے بار بار وہابی ولامذہب وغیرہ کلمات بکتے ہین اور اسی پر اصرار فرماتے ہین۔

(۲) مولوی اسمٰعیل شہید مرحوم (جنکے بجز چند قبر کے مجاورون کے تمام ہندوستان کے سنت جماعت معتقد ہین) اور دیگر علماء اہل حدیث پر نہایت بے ادبی اور خلاف تہذیبی سے منہ آتے ہین جس سے اونکے لاکھون معتقدین کی دلشکنی ہوتی ہے۔

مولوی وکیل احمد صاحب کی غلط بیانی

(۳) مولوی شیر الدین مرحوم کو نواب صاحب بہوپال کا استاد لکھتے ہین چنانچہ یکم اپریل ۹۰ء

کے اخبار شیر قصیر مین لکھا ہے حالانکہ یہہ بالکل غلط ہے مولوی صاحب کو اسکا ثبوت دینا بہت ضرور ہے۔

(۴) مولوی کرامت علی صاحب جونپوری کو فاضل ممدوح کے گروہ کا نامی عالم فرماتے ہین۔ حالانکہ خود بھی المیناں القلوب سے اونکی عبارت (مجدد مین گروہ اہل حدیث کے ہے) شیر قصیر مین منقل کرتے ہین۔ جس سے پڑھنے والے خود جان سکتے ہین کہ مولوی کرامت علی صاحب اس گروہ کے سخت دشمن ہین۔ علاوہ ازین ہمنے ثقات سے سنا ہے کہ انکو حدیث اور عاملان حدیث سے اسقدر دشمنی تھی کہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرنے والون کو مسجد سے نکلوا دیتے تھے۔

مولوی وکیل احمد صاحب کے انوکھے اعتراضات

(۵) مولوی اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ایضاح الحق مین اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار الحق مین خلاف سنت عبادت کو بشہادت احادیث صحیحہ بدعت فرمایا ہے۔ اور یہہ ایسا اتفاقی مسئلہ ہے کہ کسی نے اسکا خلاف نہین کیا خلاف سنت عبادت کو کسی مجتہد محقق نے جائز نہین فرمایا اور حدیث بخاری و مسلم مین آیا ہے کہ تین شخصون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات سے آپکی عبادت کا حال پوچھکر ایک نے اپنے اوپر ہمیشہ رات بھر کی نماز دوسرے نے ہمیشہ کا روزہ تیسرے نے نکاح کا ترک لازم کر لیا۔ آپنے یہہ منکر اون پر غصہ ظاہر فرمایا اور قسم کہا کر کہا فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ پس جبکہ رسول خدا صلعم نے نماز و روزہ (جو عمدہ ترین عبادات بحکم اللہ تعالےٰ فرض ہین) کو بطریق سنت نہ ادا کرنے پر ناراضی ظاہر فرمائی اور تیسرے کو اپنے

گروہ سے خارج فرمایا۔ تو وائے بر حال اونکے جو اپنے دلسی یا پیر دن فقیر دن کی ارشاد سے تراشتے اور اونکا اعتام فرض سے بھی زیادہ کرتے ہین اور امید ثواب کی رکھتے ہین خدا اُن پر رحم کرے مگر افسوس ہے کہ مولوی وکیل احمد صاحب نے اِس اتفاقی مسئلہ پر بھی اعتراض جڑ دیا اور اِن بزرگوار دن کو جیسا چاہا کہہ ڈالا اور یہ نہ خیال فرمایا کہ یہہ ہماری سخت کلامی اور درشت زبانی تمام علماء اسلام بلکہ خود پیغمبر علیہ التحیۃ والسلام تک پہونچتی ہے۔ طرفہ یہہ کہ اون بزرگوار دن کے دلائل سے کچھ تعرض نہین فرماتے آنکھ بند کر کے اعتراضات کرتے چلے جاتے ہین۔

(۶) مولوی اسمعیل شہید مرحوم نے اپنی ایضاح الحق مین قرآن و حدیث سے بدعت کا بیان ایسا مشرح و مفصل کیا ہے کہ علماء محققین بھی فرماتے ہین کہ بدعت کے بیان مین ایسی عمدہ کتاب اسلام مین آجتک نہین ہوئی۔ اِسکا مصنف علاوہ مجتہد ہونے کے ہر علم مین کمال رکھتا تھا۔

مولوی وکیل احمد صاحب نے اِس متبرک کتاب پر بھی اعتراض کیا اور فرمایا جسکا خلاصہ یہہ ہے "شہید مرحوم نے جن باتون کو بدعت لکھا اون کی ترکیبین کو بدعتی کیون نہ لکھا یہہ عجب بات ہے کہ ایک شخص بدعت کرے مگر بدعتی نہ کہلایا جاوے" مولوی وکیل احمد صاحب کے اِسطین دو دعوی ہین اوّل جن باتون کو مولوی اسمعیل مرحوم نے بدعت قرار دیا ہے وہ ایسی نہین ہین دوم کسی قسم اور کیسی ہی بدعت ہو اوسکا مرتکب ویسا ہی بدعتی کہلائے گا جن بدعتی کی مذمت مین احادیث وارد ہوئی ہین۔

دعوی اوّل کی نسبت تو یہی عرض ہے کہ مولوی وکیل احمد صاحب نے مولانا شہید مرحوم کے دلائل کا کچھ جواب نہین دیا جس سے تسلیم کر لینا پایا

جاتا ہے - اور نہ (اون بدعتون کو) سنت مستحب ثابت کیا اور نہ اونکا قائل کسی بمنہیا بحق کو بتلایا اسلئے قابل التفات نہین ہے -

دوسرے دعوی کے جواب مین ہم مولوی صاحب موصوف کو بتلائے دیتے ہین کہ علمائے مذہب حنفیہ نے مصافحہ بعد نماز عصر کو بدعت کہا ہے - اگر مولوی صاحب کے دونون دعوے صحیح مانے جاوین تو علماء حنفیہ اون اعتراضات سخت کلامیون کے مستحق ٹہرتے ہین جو مولوی وکیل احمد صاحب سے مولانا شہید مرحوم کی شان مین سرزد ہوئے ہین - اور اس مصافحہ کے ترکب بقول مولوی صاحب موصوف رسمی بدعتی قرار پائے - اسی طرح امام محمد شاگرد امام ابو حنیفہ نے قنوت کو نماز فجر مین پڑھنا بدعت فرمایا ہے - پس بقول مولوی صاحب موصوف وہی اعتراضات امام محمد پر بھی وارد ہوئے - اور اکثر مجتہدین مثل شافعی اور بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ خود پیغمبر خدا صلعم (نعوذ باللہ منہ) بدعتی ٹہرتے ہین کیونکہ یہہ تمام نماز فجر مین قنوت کو پڑہا کرتے تھے - سب سے بڑھکر ملا علی قاری حنفی (جنہون نے مرقات شرح مشکوٰۃ مین فرمایا ہے کہ جو فعل حضرت نے کیا ہے اوسکا کرنا سنت ہے اسی طرح جو فعل آپ نے نہین کیا اوسکا ترک سنت ہے اور اوسکا خلاف سنت اور جو خلاف سنت ہو وہی بدعت ہے) مولوی وکیل احمد صاحب کے اعتراضات کے محل ہین اور تمام نہال (جو غیر سنت ہین جیسے مولود و سوم و دہم چہلم عرس وغیرہ) کے ترکبین حقیقی بدعتی ہوئے - ان افعال سے حنفیہ مین سے شاید کوئی بچا ہو لیکن مولوی صاحب موصوف تو بچ نہین سکتے کیونکہ عمل مولود کے مجوزین مین سے ہین پس ثابت ہوا کہ جن باتونکو مولوی اسمٰعیل شہید مرحوم نے بدعت کہا حقیقت مین وہ بدعت ہین

اور دوسرے علمائے نے بھی اونکو بدعت کہا ہے۔ اور جیساکہ مولوی اسمعیل شہید مرحوم نے اونکے مرتکبین کو بدعتی نہین کہا ایسا ہی تمام محققین علمار نے اونکو بدعتی نہین کہا۔ پس مولوی وکیل احمد صاحب کا اعتراض ایسا ہے جیسا کہ اکثر عوام (جو مذاق علمار سے اجنبی یا فیض صحبت علمار سے محروم ہین) کے دلون مین خدشہ پڑجاتا ہے۔

ہم اس مسئلہ کی پوری تفصیل اس مقام پر اجنبی تصور کرکے ترک کرتے ہین مگر ناظرین شائقین کو مضمون **کفر و کافر** مصنفہ فاضل محمد حسین صاحب لاہوری کیطرف متوجہ کرتے ہین جو اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰ جلد ۴ مین طبع ہوا ہے جسکا خلاصہ کرکے ہمنے بھی اخبار شیر قیصر مطبوعہ ۹ مئی ۱۸۸۲ء مین چھپوایا ہے جسمین ثابت کیا گیا ہے کہ شارع نے بعض کفر کے مرتکبین کو کافر نہین فرمایا۔ اگر مولوی وکیل احمد صاحب اس مضمون کی طرف رجوع کرین تو وہ حدیث من ترک الصلاۃ متعمداً فقد کفر پر امام ابوحنیفہ رح کے کو دیکھین اور غور کرکے اپنے اعتراض کا جواب سمجھ لین کہ باوجود اس مین بے نماز کو کافر کہنے کے امام صاحب نے اسکو کافر نہین کہا۔ مولوی وکیل احمد صاحب اگر اس مقام کو سوچین تو پھر ایسے فضول اعتراضات نکرین۔ جن اعتراضات سے خود امام ابوحنیفہ رح پر علاوہ اعتراضات کے سخت زبانی وطعن وغیرہ رجوع کرتے ہین۔

اس ہمارے بیان سے ظاہر ہوا کہ مولوی وکیل احمد صاحب تحریری مناظرہ مین جب یہہ شور و فساد بندگون کی توہین علمار پر طعن و تشنیع خلاف تہذیب کلمات کا استعمال کرتے ہین تو ان سے تقریری مناظرہ کب جائز ہے۔ اگر مولوی وکیل احمد صاحب کو تقریری مناظرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کسی مسئلہ مین گرنا منظور ہو تو شروط نافع فساد (جو فاضل ممدوح نے ہمیشہ کے واسطے تجویز فرما کر اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۱۴ مین شایع کی ہین) کے پابند ہو جاوین ہم وعدہ کرتے ہین بلکہ ضامن ہوتے ہین کہ فاضل محمد حسین صاحب لاہوری ضرور مناظرہ کرینگے۔ مگر ہم کو مولوی وکیل احمد صاحب کے منشا تحریر سے یہ ہرگز امید نہین ہے کہ وہ اُن شروط کی پابندی کرین۔ اگر شروط مذکورہ بالا کی پابندی نکرین تو ضرور سمجھا جاوے گا کہ مولوی وکیل احمد صاحب کو اعتقاق حق منظور نہین ہے صرف بزرگان دین پر لعن وطعن کرنا اور باطل مذہب وغیرہ مثل تکیہ کلام و دیگر خلاف تہذیب کلمات کو لکھکر انتشار دشور کرنا منظور ہے۔

غرضکہ امر دوم متنازعہ فیہ مین حق بجانب فاضل محمد حسین صاحب لاہوری ہے زائد تحریر صاحب اخبار مثیر قیصر۔

(باقی آیندہ)

ابو محمد جمال الدین ڈاکٹر کہوری ضلع سانگر

LAHORE 23 JUL 34

SIALKOT 2 DEC 34